Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 35, Sr.No.94, 2014, pp 05 - 10

مجلّہ تحقیق
مجلّہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد ۳۵، جنوری۔ مارچ ۲۰۱۴ء، شمارہ ۹۴

# لاہور عجائب گھر کے مخطوطاتِ کشف المحجوب

ڈاکٹر معین نظامی☆

**Abstract:**
The Kashf al-Mahjub by Sayyid Ali Hujveri is a world wide known, matchless old Persian Text on Sufism and a lot of research has been produced on Hujveri and his unique text all over the world. About 160 manuscripts of the book are on record and certainly some uncatelogied manuscripts are also being preserved in different collections.
This article introduces three important manuscripts of the kash al- Mahjub of the Lahore Museum, Pakistan.
**Key words:** Kashf al- mahjub, Hujveri, Manuscripts of kashf-al-Mahjub, the Lahore museum.

کشف المحجوب حضرت سیّد علی ہجویری (م:۴۶۵ھ) کی بے مثال فارسی تصنیف ہے جو تصوّف و عرفان کے موضوع پر، بجا طور پر، دائرۃ المعارفی اہمیت کی حامل ہے۔ دنیا کے مختلف ممالک کے ثقہ محققین اور دانشوروں نے مختلف زبانوں میں اس کی تدوینِ متن، متن کے ترجمہ و توضیح، اس کے مطالب و افکار اور اس کے مؤلّف کے احوال و آثار کو موضوعِ تحقیق بنایا ہے جس کی بنا پر عرفانِ اسلامی کی گراں قدر تاریخ میں ہجویری شناسی کو ایک زرخیز میدانِ تحقیق کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ اسلامی ممالک خصوصاً پاکستان میں ہجویری شناسی کی اہمیت روز افزوں ہے اور اس ضمن میں سلسلۂ تحقیق و تصنیف جاری ہے۔

☆ صدر، شعبہ فارسی، پنجاب یونیورسٹی لاہور

مختلف دست یاب منابع کی روشنی میں کشف المحجوب کے ایک سو ساٹھ کے لگ بھگ قلمی نسخوں کا سراغ ملتا ہے۔ انھی میں سے قدیم ترین اور مختلف جہات سے اہم ترین مخطوطات کو سامنے رکھ کر متعدد اہلِ علم نے اس کی تدوینِ متن کی ہے۔ کشف المحجوب کی صدیوں پر پھیلی ہوئی مقبولیت کے پیشِ نظر اس کے معلومہ مخطوطات کی تعداد نسبتاً کم اور بہ مشکل محض اطمینان بخش ہے ۔مختلف اداروں اور نجی ذخیروں میں ابھی اس کے کئی اور ایسے نسخے یقیناً موجود ہوں گے جن کی تا حال فہرست سازی نہیں ہوئی اور علمی دنیا ان کے تعارف وکوائف سے محروم چلی آتی ہے۔

کشف المحجوب کے ایسے ہی تین مخطوطات لاہور عجائب گھر، لاہور کے ذخیرۂ مخطوطات میں محفوظ ہیں جنھیں زیرِ نظر مضمون میں پہلی بار متعارف کروایا جا رہا ہے:

ا۔ پہلا نسخہ، بہ شمارۂ: ف ۹۰۸، ۲۶۷ اوراق، ہر صفحے پر اٹھارہ سطریں ہیں۔ کتابت پختہ نستعلیق میں کی گئی ہے۔ ترقیمے میں تاریخ کتابت ۲۶۔ رمضان ۱۲۰۳ھ، دوشنبہ لکھی گئی ہے۔ کاتب نے اپنا نام تحریر نہیں کیا۔ قرائن سے لگتا ہے کہ کتابت لاہور ہی میں عمل میں آئی ہے۔ یہ نسخہ انبالہ بک بائنڈرز، شیش محل روڈ، لاہور سے خریدا گیا ہے۔

یہ ایک متاخر نسخہ ہے مگر اس کے کچھ ذیلی فوائد بھی ہیں۔ مثلاً:

أ۔ اس کا ظہریّہ اہم ہے جس پر کتاب اور مصنف کا مختصر تعارف تحریر کیا گیا ہے اور کچھ تملیکی یادداشتیں بھی ہیں۔ ظہریے کی تعارفی عبارت یہ ہے:

> این کتاب کشف المحجوب لارباب القلوب تصنیفِ جناب قدوۃالاولیا، زبدۃ الاتقیا، شاہِ دوجہان، حبیب الرحمان جناب حضرت شیخ المشائخ، مرشدنا و مولانا غوث الاعظم الشیخ ابوالحسن علی بن عثمان بن علی الجلاّبی الغزنوی الهجویری، رضی اللہ تعالیٰ عنه و عن آبائه و اجداده، مزیّن است، مدفن ایشان در لاهور، سال تاریخ وفات ایشان کلمۂ سردار است (۴۶۵ھ).

نام کتاب کے حوالے سے اب اجماعِ محققین ہو چکا ہے کہ یہ محض کشف المحجوب ہے اور لارباب القلوب اس کا جزو نہیں ہے۔

اسی صفحے پر مالکِ کتاب نے اپنے کچھ فرزندوں کی تواریخ ولادت بہ طورِ یادداشت عربی میں قلم بند کی ہیں جس سے ان کے اہلِ علم ہونے کو تقویت ملتی ہے۔ ایسی پہلی یادداشت عبداللہ، ۱۲۰۳ھ کی ہے جو نسخے کا سالِ کتابت بھی ہے۔ عین ممکن ہے کاتب اور مالک ایک ہی شخصیت ہوں ۔افرادِ خاندان نے بعد میں بھی کئی لوگوں کی تواریخ ولادت اس صفحے پر درج کی ہیں۔ آخری اندراج ۱۳۱۸ھ کا ہے۔ قیاس ہے کہ ۱۳۱۸ھ کے بعد جلد ہی یہ نسخہ اس خاندان کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

ii۔ متن کے پہلے صفحے پر حاشیے کی کچھ عبارتیں لکھی گئی ہیں اور ان کے آخر میں بہ صراحت ''مولانا عبدالغفور لاری'' لکھا گیا ہے۔ پہلی بات تو یہ طے ہے کہ ''لاری'' کی نسبت درست نہیں ہے۔ مذکورہ حاشیہ عبدالغفور نامی کسی قادری بزرگ کی تصنیف ہے۔ دوسرا یہ کہ غالباً حاشیہ ٔ عبدالغفور کا کوئی نسخہ کاتب کی دسترس میں تھا اور وہ حواشی متن پر اس کی کتابت بھی کرنا چاہتا تھا لیکن بہ وجوہ اسے پایۂ تکمیل تک نہیں پہنچا سکا۔ یہ بھی قابلِ قیاس ہے کہ کاتب کو پورا حاشیۂ عبدالغفور میسّر نہ ہوا اور اس کے منقول عنہ نسخے میں اس قدر عبارات ہی درج ہوں اور اس نے انھی عبارات کو بعینہٖ نقل کر دیا ہو۔ یہ عبارات بلاشبہ حاشیۂ عبدالغفور ہی کی ہیں اور پورے نسخے میں دو تین اور صفحات پر بھی موجود ہیں۔

iii۔ اختتامِ متن کے بعد آخری صفحے پر حضرت سیّد علی ہجویری کی مدح میں ایک فارسی منقبت کے اٹھارہ اشعار نقل کیے گئے ہیں۔ کاتب لکھتا ہے:

مناجات از مصنّفاتِ مربیّ و مولاءِ راقم این سطور
به جنابِ مقدس علی بن عثمان الجلّابی الشهیر به
داتا گنج بخش صاحب، و مقبرهٔ ایشان به لاهور است

دو جهان زیرِنگینِ مُهر نامِ گنج بخش
جنّ و انس [انسان] وملك منقاد و رامِ گنج بخش

سیّد السادات و نورِ مصطفی و مرتضیٰ

گردشِ چرخ برین باشد به کامِ گنج بخش---

و ازدل و جانم غلام شاهِ میرآن محیی دین

نیز از فضلِ خدا هستم غلامِ گنج بخش

یہاں کاتب نے لکھا ہے:

اشارة فرمودند به اسمِ شریفِ ذاتِ سامی خویش،چه

اسمِ شریفِ حضرت ایشان غلام محیی الدین است

اظلّ الله ظلهٔ علی الطاّلبین

گویا یہ کلام شیخ غلام محی الدین قادری لاہوری کا ہے جو تحریر کے وقت زندہ ہیں اور کاتب ان کا مرید ہے۔ اشعار کا کاتب وہی لگتا ہے جس نے متن کی کتابت کی ہے۔

اسی صفحے کے حاشیے پر تاریخ وفاتِ شیر علی خان: **الٰہا بہ بخشیش آمدندا**، اور تاریخ قتل شدنِ ہری سنگ پلید: **دوزخی خوک** بھی ہے۔

۲۔ دوسرا نسخہ، بہ شمارۂ: ف ۱۱۹۶، ۲۵۲ اوراق، ہر صفحے پر انیّس سطریں ہیں۔ بہت عمدہ نستعلیق ہے۔ عربی عبارات نسخ میں ہیں۔ عربی عبارات اور عنوانات سرخ روشنائی میں ہیں۔ کاتب کا نام محمد بقا ہے اور تاریخ کتابت محرم ۱۰۹۴ھ یا بہ گمانِ غالب ۱۱۹۴ھ ہے۔ ترقیمہ موجود ہے مگر کئی الفاظ کھرچ دیے گئے ہیں:

حسب الفرمودهٔ [؟] شجاعت و رفعت مآب [نام مٹا دیا گیا ہے]۔

ان القاب اور نسخے کے فنّی معیار کی روشنی میں قیاس کیا جا سکتا ہے کہ یہ مخطوطہ کسی اہم سیاسی و سماجی شخصیت کی فرمائش پر اس کے لیے تحریر کیا گیا ہے۔ لاہور عجائب گھر نے اسے ۲۴۔ اپریل ۱۹۸۹ء کو خریدا ہے۔

۳۔ تیسرا نسخہ، بہ شمارۂ: ف ۱۳۱۲، چھوٹے طول وعرض کا حمائل نما یہ مخطوطہ ۴۴۳ اوراق پر مشتمل ہے۔ ہر صفحے پر پندرہ سطریں ہیں۔ خط نستعلیق مائل بہ شکستہ ہے۔ عنوانات اکثر سرخ اور بعض

مقامات پر سنہری ہیں۔ ترقیمہ آب دیدہ ہونے کی وجہ سے خوانا نہیں اور یہ آب دیدگی طبعی نہیں لگتی البتہ اس میں صاحبِ کشف المحجوب کا سالِ وفات ۴۶۵ھ واضح پڑھا جاتا ہے۔ کتابت گیارہویں صدی ہجری کے نصفِ اوّل کی معلوم ہوتی ہے۔ کہیں کہیں حواشی پر مختصر توضیحات درج کی ہیں۔ ایسے چند اندراجات میں ارشاد المریدین اور لطائف اللّغات وغیرہ کا حوالہ ملتا ہے۔ حواشی پر بعض جگہوں پر نسخہ بدل بھی لکھے گئے ہیں۔ کاتب ہی نے کتابت پر نظرثانی بھی کی ہے اور کچھ مقامات پر، رہ جانے والی عبارات حواشی میں لکھی ہیں۔

ظہریے پر ایک بڑی اور چار چھوٹی مُہریں ہیں۔ چھوٹی مہریں کافی حد تک مٹائی جا چکی ہیں بڑی مہر بیضوی ہے اور اس میں ''...معدمرید جہانگیر شاہ'' پڑھا جا رہا ہے۔ گویا نسخہ جہانگیر بادشاہ کے کسی امیر کی ملکیت میں رہا ہے۔

لاہور عجائب گھر نے یہ نسخہ ۱۸۔ فروری ۱۹۹۳ء کو خریدا ہے۔

لاہور عجائب گھر کے ذخیرۂ مخطوطات میں ایک لمبا طوماری ورق بہ شمارۂ 239: .MSS موجود ہے جس کا عنوان دفتری فہرست میں در حالات ابوالحسن علی هجویری درج ہے حال آں کہ بنیادی طور پر یہ ورق لاہور کے زنجانی مشائخ کے بارے میں ہے۔ اس کے مصنف اور کاتب نامعلوم ہیں۔ اس میں ایک مقام پر ضمناً حضرت سیّد علی ہجویری کا ذکر بھی آیا ہے جسے یہاں بہ اختصار نقل کرنا دلچسپی سے خالی نہ ہوگا:

> نقل از کتاب **فاتحة الولایت** من تصنیفِ ... ابو الحسن بن شیخ علی بن عثمان الجلّابی الهجویری که فیض وی اوّلاً بی واسطه بود... بعضی محققان بر آن اند که قبرِ صاحبِ **کشف المحجوب** در غزنین است. و شیخ علی که قبرِ وی در لاهور است، نیز از اعزّهٔ مشایخِ کبار است و مصاحب ... فخرالدین حسین زنجانی است...

حضرت سیّد علی ہجویری کی شخصیت، تصانیف، ورودِ لاہور اور مدفن کے بارے میں عمداً پھیلائی جانے والی غلط فہمیوں کی تاریخ بھی کافی پرانی ہے اور بیشتر غلط فہمیوں کا کھوج لگایا جائے تو

ایک ہی سرچشمہ معلوم ہو جاتا ہے۔ ان غلط فہمیوں کو درست جانتے ہوئے بعض معاصرین نے بھی کچھ موضوعات پر بہ زعمِ خویش دادِ تحقیق دی ہے اور علم و تحقیق میں رسوخ رکھنے والے کئی محققین نے ان کا تعاقب بھی کیا ہے۔ پورے یقین سے کہنا چاہیے کہ طوماری ورق میں بیان کی جانے والی معلومات تحقیقی حلقوں میں مکمل طور پر مردود قرار پا چکی ہیں اور کافی حد تک ان اسباب و علل کا تعیّن بھی ہو چکا ہے جن کی بنا پر افواہ سازی کا یہ مذموم عمل جاری رہا ہے۔

☆☆☆☆

کتابیات:


- ہجویری، علی بن عثمان، کشف المحجوب، مخطوطہ: ف ۹۰۸، ذخیرۂ مخطوطات لاہور عجائب گھر۔
- ہجویری، علی بن عثمان، کشف المحجوب، مخطوطہ: ف ۱۱۹۶، ذخیرۂ مخطوطات لاہور عجائب گھر۔
- ہجویری، علی بن عثمان، کشف المحجوب، مخطوطہ: ف ۱۳۱۲، ذخیرۂ مخطوطات لاہور عجائب گھر۔
- ؟، [در حالاتِ ابو الحسن علی ھجویری]، Mss.239، ذخیرۂ مخطوطات لاہور عجائب گھر۔